خبرونظر

اپریل 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

امریکی تاریخ کے کورس کا انعقاد

امریکی سفارتخانہ ،اسلام آباد کی افسر ایسپرانزا ٹیلگمین پشاور میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے زیراہتمام ایک تقریب میں خاتون بینکر شمع خان سے خواتین کو درپیش مسائل پر بات چیت کررہی ہیں۔

امریکی قونصل خانہ پشاور میں مختلف تقریبات کی تصویری جھلکیاں

پشاور یونیورسٹی کے شعبہ جرنلزم کے طالبعلم لنکن کارنر میں جمہوریت میں میڈیا کے کردار کے موضوع پر بین الکلیاتی مباحثہ میں شریک ہیں۔ امریکی قونصل خانہ کی شعبہ امور عامہ کی نائب افسر رویا ملر بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔

پشاور میں امریکی قونصل خانہ کے جنرل سروسز آفیسر جیمز کوڈنگٹن پشاور ماڈل گرلز اسکول کی طالبات اور اساتذہ سے امریکی ریاست ٹیکساس کی تاریخ کے بارے میں باتیں کررہے ہیں۔

خبرونظر

اپریل 2008ء

شمارہ نمبر 4

ایڈیٹران چیف

الیزبتھ اوکولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607

ای میل: Infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

تجمل حسین چوراہی

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

اسلام آباد میں منعقد ہونے والے امریکی تاریخ کے کورس کی مختلف نشستوں کی تصویری جھلکیاں

فہرستِ مضامین

04 قارئین خبرونظر کے خطوط

05 سفیر پیٹرسن کی رہائش گاہ پر پاکستانی مصوروں کے فن پاروں کی نمائش

06 شرکت کرنے والے مصوروں کا مختصر تعارف

08 کوئی قوم برڈ فلو کے مرض پر تنہا قابو نہیں پا سکتی: برائن ہنٹ

09 دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات۔ ایک مباحثہ

10 امریکی نائب وزیر خارجہ نیگرو پونٹے کا دورۂ پاکستان

12 یوایس ایڈ کی جانب سے صحت کے منتظمین کیلئے تولیدی صحت کی تربیت

13 مقامی کاروبار کے لئے نئے منصوبہ کا آغاز

14 زندگی اور تہذیب پر مہذب معاشرہ کے اثرات

16 امریکی کلچرل اتاشی کا دورۂ مری

17 امریکی سفیر اور گورنر سرحد نے صحت عامہ کے منصوبوں کا جائزہ لیا

18 نیشنل لائبریری میں امریکی تاریخ کے کورس کا انعقاد

20 امریکی کورس کے متعلق شرکاء طالبعلموں کے تاثرات

قارئینِ خبر و نظر کے خطوط

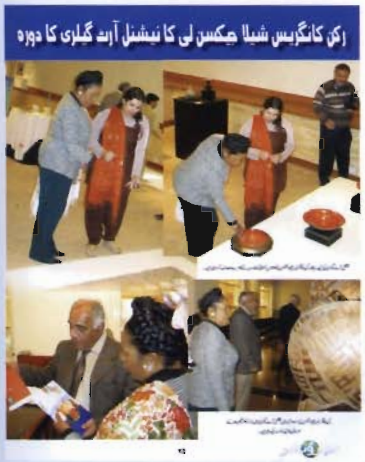

بہت سی غلطیاں

فروری 2006ء کا ''خبر و نظر'' موصول ہوا۔ یہ ماہنامہ ہر ماہ 12 سے 15 تاریخ کے درمیان میں موصول ہو جاتا ہے، مگر باقاعدگی سے، جس کے لئے آپ کا بے حد شکریہ۔ ماہنامہ اپنے گیٹ اپ، تصاویر، تحریروں، کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے واقعی منفرد رسالہ ہے لیکن اس مرتبہ کتابت یا پروف ریڈنگ کے لحاظ سے بہت سی غلطیاں نظر آئیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دفعہ رسالہ جلدی میں چھاپ کے تقسیم کیا گیا۔ چند غلطیوں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ صفحہ 6 پر پہلی تصویر کے کیپشن میں یہ فقرہ بڑا عجیب لگا کہ ''امریکی لوگ خاندان کے اکھٹا ہونے کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اور اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔'' اگر بات صرف کرسمس کے دن کے حوالے سے ہے تو ٹھیک ورنہ تو ہمارے علم کے مطابق وہاں خاندانی نظام یا رشتے اس طرح نہیں جس طرح ایشیائی ممالک میں ہیں ورنہ وہاں اولڈ ہومز کی ضرورت سب سے زیادہ کیوں ہے اور Mother's Day اور Father's Day جیسے دن کیوں منائے جاتے ہیں۔ ایک بات اور کہ کسی امریکی پروگرام کے تحت امریکہ جانے والے پاکستانی کے مضمون میں وہاں کے روشن پہلو ہی کیوں اجاگر کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سید حسن رضا اور امتیاز متین نے اپنے مضامین میں تحریر کیا ہے۔ کیا وہاں کے نظامِ زندگی کے تاریک پہلو یا وہاں برئیاں اور خرابیاں نہیں ہیں؟

گلزار عثمانی
لاہور

امریکہ شناسی

آپ کا خوبصورت رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جس سے امریکہ کے بارے میں ٹھوس اور تعمیری معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ''خبر و نظر'' کے مطالعہ سے امریکہ شناسی میں بیحد مدد ملتی ہے خاص طور پر پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک کے سماجی اور اقتصادی میدانوں میں امریکہ کی دلچسپی اور عملی تعاون کی بھرپور تصویر ملتی ہے۔ ظاہری تزئین و آرائش، خوبصورت رنگین تصاویر، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب طباعت اور متنوع مضامین کے سبب یہ جریدہ باشعور اور تعلیم یافتہ طبقہ میں بیحد مقبولیت کا حامل ہے۔

انجینئر جاوید اختر خاصخیلی
ماتلی، سندھ

گِلہ

''خبر و نظر'' کا فروری 2008ء کا شمارہ نظروں سے گزرا۔ بہت اچھا میگزین ہے کیونکہ اس سے علم ہو جاتا ہے کہ امریکہ ہمارے ملک میں کون کون سے رفاہی کاموں پر توجہ دے رہا ہے جس سے دونوں ممالک کے لوگوں کے مابین محبت بڑھے۔ لیکن ایک بات کا گلہ ہے کہ فروری کا شمارہ 12 مارچ کو ملا حالانکہ مارچ میں مارچ کا ''خبر و نظر'' ملنا چاہیئے تھا۔

ڈاکٹر انصر حیات بیگ
خوشاب

ممتاز آرٹسٹ جمال شاہ اور ان کی اہلیہ آمنہ جمال سفیر پیٹرسن سے باتیں کر رہے ہیں۔ تصویر میں کلچرل اتاشی کونسٹینس کولڈنگ جونز بھی نمایاں ہیں۔

سفیر پیٹرسن کی رہائش گاہ پر پاکستانی مصوروں کے فن پاروں کی نمائش

امریکہ کے ساتھ ثقافتی تعلقات قائم کرنے میں ممتاز پاکستانی مصوروں کی اعانت

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے زور دے کر کہا ہے کہ پاکستان کے چنیدہ بہترین جدید مصوروں کے کام کے ذریعہ "جاری مکالمہ اور تبادلوں" کو "باہمی تعلقات اور مفاہمت" کو فروغ دینے کیلئے بروئے کار لانا چاہیئے۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے 7 مارچ 2008ء کو اپنی رہائش گاہ پر "فن کے ذریعہ ثقافتی پل" کے عنوان سے منعقد ہونے والی ایک عکسی نمائش کے استقبالیہ میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ "فن کے نمونے عالمگیریت کے بین الاقوامی رجحان کے مثبت پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں۔ فنکاروں کے اسالیب اور ذریعہ اظہار کسی ایک طرز کے ثقافتی رواج کے تسلط سے گریز کرتے ہیں، بلکہ وہ خیالات کے بہاؤ اور تخلیقی تحرکات کو اپناتے ہیں تاکہ ایسے اظہار کو منتخب کریں جو سب سے زیادہ معنیٰ خیز ہو۔"

نمائش میں اسلام آباد، کراچی، لاہور اور کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے اُن ممتاز پاکستانی مصوروں کی تخلیقات رکھی گئی ہیں جو امریکہ میں پیشہ ورانہ تجربات سے گزرے ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ "ان مصوروں نے اپنے کام کے ذریعہ ثقافتی پل تعمیر کرکے امریکہ اور پاکستان کیلئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف پس منظر کے حامل ساتھی مصوروں کے ساتھ یہ مخلوط تہذیبی تجربہ اور مکالمہ ان کے کاموں میں بھی نمایاں ہے۔

امریکی سفیر نے امید ظاہر کی کہ یہ مصور اور ان کے شاگرد اور ان کے کام سے متاثر دیگر فنکار پاکستان اور امریکہ کو قریب تر لانے کے لئے اپنے فن کے ذریعہ پل تعمیر کرتے رہیں گے۔

ممتاز مصور مہرافروز اور رفعت علوی عکسی نمائش میں ہم عصر مصوروں کی تصاویر دیکھ رہی ہیں۔

ممتاز فنکار شایان ملک اور سہیل ملک امریکی قونصل خانہ پشاور کے امور عامہ کے افسر اسٹیو ولیمز سے محوِ گفتگو ہیں۔

لاہور سے تعلق رکھنے والے معروف مصور اقبال حسین سفیر پیٹرسن کے ساتھ۔

مصوروں کا مختصر تعارف

ناہید رضا کراچی میں سینٹرل انسٹیٹیوٹ آف آرٹس اینڈ کرافٹس کی پرنسپل اور پاکستان کی ایک ماہر مصورہ ہیں۔ 2007 میں انہوں نے پاکستان کا اعلیٰ ترین اعزاز، تمغہ حسن کارکردگی حاصل کیا۔ وہ اپنے فن پاروں کی نمائش امریکہ میں کر چکی ہیں اور انہوں نے نیو پلز (New Paltz) کے مقام پر سٹیٹ یونیورسٹی آف نیو یارک میں فیلوشپ اور ریزیڈنسی پروگرام مکمل کیا ہے۔

بشیر احمد لاہور میں نیشنل کالج آف آرٹس کے شعبہ فنون لطیفہ کے سربراہ ہیں۔ وہ کئی برس تک اس کالج کے منی ایچر (Miniatures) ڈیپارٹمنٹ کے بھی سربراہ رہے۔ انہوں نے سٹل واٹر (Stillwater) کی اوکلاہوما سٹیٹ یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف آرکنسا میں تدریسی فرائض انجام دیئے اور یونیورسٹی آف میری لینڈ، ہاورڈ یونیورسٹی اور آرکنسا آرٹ انسٹیٹیوٹ میں لیکچر دیئے۔

عائشہ درانی کا تعلق لاہور سے ہے اور یہ منی ایچر آرٹ کی ماہر ہیں۔ انہیں جون 2006 میں ورمانٹ سٹوڈیو سینٹر کی ریزیڈنسی سے نوازا گیا۔

جمال شاہ ایک معروف ثقافتی شخصیت ہیں۔ انہیں نہ صرف فن مصوری بلکہ فن اداکاری میں اعلیٰ کارکردگی کے ایوارڈ حاصل کرنے کی وجہ سے شہرت حاصل ہے۔ وہ اسلام آباد میں نیشنل آرٹ گیلری کے سربراہ ہیں۔ امریکہ میں ان کے تجربات میں ایک فلم کا منصوبہ اور عجائب گھروں کے انتظام کے بارے میں ایک کورس شامل ہے۔

فوزیہ عزیز من اللہ اسلام آباد کی ایک مصورہ، مصنفہ اور کتابی تصاویر بنانے کی ماہر ہیں۔ وہ آرٹ مائلز مورل (Miles Mural) پراجیکٹ اور واشنگٹن ڈی سی میں انٹرنیشنل چائلڈ آرٹ فاؤنڈیشن کی شریک کار بھی ہیں۔ انہوں نے نیو یارک کے پریٹ (Pratt) انسٹیٹیوٹ سے تعلیم حاصل کی ہے۔

مبینہ زبیری اسلام آباد میں رہتی ہیں۔ انہوں نے ریاست آئیووا کے شہر آئیووا کے ایک ہائی سکول میں چار برس تک تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ آرٹ اور گیلریز کے موضوع پر تحقیقی کام کیا۔ بعد میں انہوں نے گرینیچ ولیج نیو یارک کی تنظیم آرٹ سٹوڈنٹس لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔

مہر افروز کراچی میں مقیم ایک پرنٹ میکر ہیں۔ اُن کے کام سے پاکستان کی خواتین کے بارے میں اُن کی تشویش کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہوں نے سان فرانسیسکو، کیلی فورنیا کے کالا (Kala) انسٹیٹیوٹ میں وڈکٹنگ اور پرنٹ میکنگ کے کورس میں شرکت کی۔

مسرت ناہید امام ایک مصورہ اور مصنفہ ہونے کے علاوہ نیشنل آرٹ گیلری اسلام آباد میں ویژویل آرٹس کے شعبے کی ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے یونیورسٹی آف ہوائی کے پرنٹ میکنگ کے شعبے میں داخلہ لیا اور لیتھوگرافی کے جدید طریقوں کے بارے میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے ہوائی میں ایسٹ۔ ویسٹ سینٹر کے انسٹیٹیوٹ آف کلچر اینڈ کمیونیکیشن کے آرٹس پروگرام میں بھی حصہ لیا۔

امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی الیزبتھ کولٹن، اخبار نویس جاسم تقی استقبالیہ میں فوزیہ عزیز من اللہ کے ساتھ۔

جرنلسٹ سید جاوید اقبال مصورہ ناہید رضا اور دیگر مہمان

مشہور مصورہ نور جہاں بلگرامی سفیر پیٹرسن کو ایک تحفہ پیش کر رہی ہیں ۔ بائیں جانب ناہید رضا، رفعت علوی اور مہر افروز موجود ہیں۔

نیشنل کالج آف آرٹس راولپنڈی کے پرنسپل نثار ملک (بائیں) پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کے سربراہ نعیم طاہر اور کلچرل اتاشی کونسٹینس کولڈنگ جونز سے باتیں کر رہے ہیں۔

غلام رسول کا تعلق پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس سے ہے انہوں نے 1986 میں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی حاصل کیا اور ناردرن ایلی نوائے یونیورسٹی سے پرنٹ میکنگ اور فنون لطیفہ میں ایم اے کی ڈگری لی۔

غلام مصطفےٰ پنجاب کونسل آف دی آرٹس کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے بھی صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی حاصل کیا ہے۔ امریکہ میں قیام کے دوران انہوں نے عجائب گھروں اور آرٹس سینٹرز کے علم میں سند حاصل کی۔

رفعت علوی کراچی میں ایم وی آرٹ گیلری کی ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے 1986 سے 1987 تک امریکہ میں ڈیزائن اینڈ اورینٹیشن (Orientation) پر تحقیق کی اور انہیں نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز میں نیل ٹیٹنو وسکی (Tetnowasky) کے "کامن گراؤنڈ ورلڈ پراجیکٹ" کیلئے منتخب کر لیا گیا۔

علی کاظمی نے اپنے فن کے اظہار کے لئے منی ایچر آرٹ کا سہارا لیا ہے۔ ان کا کام ان کے اس سفر کی عکاسی کرتا ہے جو انہوں نے پنجاب کے چھوٹے دیہاتوں سے بڑے اشتہاری بورڈوں پر انسانوں کی تصویر کشی سے شروع کیا اور جوان کو پاکستان کے نمایاں ترین نیشنل کالج آف آرٹس لاہور میں تدریس کے مقام تک لے آیا۔

کلیم خان کا تعلق بلوچستان سے ہے اور انہوں نے امریکہ میں خاصی نمائشوں کا اہتمام کیا ہے۔ ان کا شمار ان چند فنکاروں میں ہوتا ہے جو اپنے فن کے اظہار کے لئے قدرتی مناظر کی نقشہ کشی کرتے ہیں۔ اس وقت کلیم خان بلوچستان یونیورسٹی کے شعبہ فائن آرٹس سے وابستہ ہیں۔

مشکور رضا ایک تجربہ کار آرٹسٹ ہیں جن کا تجربہ تین دہائیوں سے زیادہ عرصہ پر مشتمل ہے۔ ان کا کام امریکہ کی بہت ساری نجی گیلریوں کی زینت بنا ہوا ہے۔ اور ان کے فن پاروں کی بہت ساری نمائشیں ہو چکی ہیں۔

نور جہاں بلگرامی ایک آرٹسٹ، ٹیکسٹائل ڈیزائنر اور محقق کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ وہ انڈس ویلی اسکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹیکچر کی بانی ممبران میں شامل ہیں اور اس ادارے کی اولین ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے 1998 میں مارک کینوئر کے ساتھ مل کر وسکانسن یونیورسٹی، میڈیسن میں تانا بانا کے عنوان سے اپنی نمائش کا اہتمام کیا۔ یہ نمائش بعد میں دیگر امریکی شہروں میں بھی منعقد کی گئی۔

کوئی قوم برڈ فلو کے مرض پر تنہا قابو نہیں پا سکتی : برائن ہنٹ

لاہور کے امریکی قونصل خانے کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے پاکستان میڈیل سوسائٹی لاہور کے زیرِاہتمام برڈ فلو کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی قومی مہم میں اظہار خیال کیا ہے جس کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

امریکہ، دنیا بھراور پاکستان میں برڈ فلو کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے صحت عامہ کی بین الاقوامی کوششوں میں پیش پیش ہے۔ ہم نے پانچ مقاصد پر مبنی عالمگیر پروگراموں کیلئے تقریباً 40 کروڑ ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز ڈاکٹر ضیا ءالرحمن، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر اسد اشرف، امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ، وائس چانسلر یو وی اے ایس ڈاکٹر محمد نواز اور گنگا رام اسپتال کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب آصف گورنمنٹ کالج برائے خواتین، چونا منڈی لاہور میں برڈ فلو کے موضوع پر ہونے والے سیمینار میں شریک ہیں۔

امریکہ، دنیا بھراور پاکستان میں برڈ فلو کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے صحت عامہ کی بین الاقوامی کوششوں میں پیش پیش ہے۔ ہم نے پانچ مقاصد پر مبنی عالمگیر پروگراموں کیلئے تقریباً40 کروڑ ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

۔پہلا مقصد برڈ فلو کے مرض کی تشخیص کرنے اور اس وباء کو پھیلنے سے روکنے کے بارے میں قومی منصوبوں کی تیاری میں مدد دینا۔

۔دوسرا، اس سلسلے میں تشخیصی مراکز اور لیبارٹریوں کے قیام میں مدد دینا۔

۔تیسرا مقصد، انسانی تحفظ کے آلات اور ہنگامی طبی سامان جمع کرنے میں ملکوں سے تعاون کرنا۔

۔چوتھا، بین الاقوامی مواصلات کی مہمات اور لوگوں تک رسائی کی سرگرمیاں شروع کرنا تاکہ لوگ برڈ فلو کے خطرات اور خود کو بچانے کے طریقوں سے آگاہ ہوسکیں۔

۔پانچواں مقصد، اس مرض میں مبتلا ہونے والے انسانوں اور جانوروں کا علاج کرنے والوں کو تربیت دینا۔

ان کوششوں میں ہمارے بین الاقوامی شریک کار میں عالمی ادارۂ صحت، خوراک وزراعت کا ادارہ اور جانوروں کی صحت سے متعلق عالمی ادارہ شامل ہیں۔ ہم پاکستان سمیت درجنوں ملکوں کی قومی حکومتوں کے ساتھ مل کر برڈ فلو کی نشاندہی کرنے، اسے پھیلنے سے روکنے اور اس مرض پر قابو پانے کی قومی استعداد بڑھانے کیلئے کام کر رہے ہیں۔

آپ پاکستان اور امریکہ کے درمیان برڈ فلو خلاف تعاون سے اس بات کا بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں دونوں ملک اس بیماری پر قابو پانے کے مقصد میں کس قدر سنجیدہ ہیں۔ یہ متعدی مرض، جو انسانوں اور جانوروں کیلئے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے، بین الاقوامی امن، سلامتی اور استحکام کیلئے بھی نمایاں خطرہ ہے۔ انسانی صحت کے لئے بڑے پیمانے پر خطرے کا باعث بننے والی برڈ فلو کی کسی بھی وباء کے ان کسانوں کیلئے سنگین اقتصادی نتائج برآمد ہوسکتے ہیں جن کا ذریعہ آمدن مرغبانی ہے۔ ہم خوراک کی فراہمی کے تحفظ، صحت مند مرغیوں کی افزائش اور لوگوں کو برڈ فلو کے مرض سے بچانے میں مدد دینا چاہتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے امریکہ، پاکستان اور دنیا بھر کے سائنسدانوں اور صحت عامہ کے حکام کے ساتھ مل کر کام کرتا رہے گا۔

فی الوقت برڈ فلو کو دوسری کئی متعدی بیماریوں کے مقابلے میں کم خطرناک تصور کیا جارہا ہے لیکن یہ ایک حقیقی خطرہ ہے۔ دنیا بھر میں اس کے نمایاں اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ 1996 میں جب سے برڈ فلو کا انتہائی متعدی وائرس پھیلا ہے، یہ تین براعظموں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے کم از کم 68 ملکوں کے پرندوں میں اس مرض کے اثرات پائے گئے ہیں۔ پاکستان میں دسمبر 2003 کے بعد مرغیوں میں ایچ فائیو این ون کی وباء پھیلنے کے 77 واقعات سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے نصف یعنی 47 واقعات 2007 میں پیش آئے۔ دنیا بھر میں کم از کم 340 افراد اس مرض میں مبتلا ہوئے، جن میں سے 200 سے زائد ہلاک ہوچکے ہیں۔ ان میں ایک شخص پچھلے سال دسمبر میں پاکستان میں ہلاک ہوا۔

یہ تمام اموات المناک ہیں اور اس فوری ضرورت کی جانب توجہ دلاتی ہیں کہ ہمیں اپنے مالی وسائل، سائنسی علم اور علاج معالجے کی بہترین سہولتیں برڈ فلو سے انسانی جانوں کے مزید نقصان کو روکنے کیلئے وقف کر دینی چاہئیں۔

دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات ۔ ایک مباحثہ

امریکہ میں امام یحییٰ ہندی اور کراچی، اسلام آباد، پشاور اور لاہور میں اسلامی سکالروں کے درمیان ویڈیو کانفرنسوں کے ذریعے" تمام لوگوں کے ساتھ امن قائم کرنے "کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر مکالمہ ہوا ہے۔

یحییٰ ہندی واشنگٹن ڈی سی کی جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں امام ہیں۔ وہ فریڈرک، میری لینڈ کی اسلامی سوسائٹی اور بیتھسڈا(Bethesda) میری لینڈ کے نیشنل نیول میڈیکل سینٹر میں بھی امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ شمالی امریکہ کی فقہ کونسل کے رکن اور ترجمان بھی ہیں۔

اس مکالمے کا اہتمام اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے اور کراچی، پشاور اور لاہور میں امریکی قونصل خانوں نے کیا تھا۔ دونوں پروگراموں کا بنیادی موضوع دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف شمالی امریکہ کی فقہ کونسل کا فتویٰ تھا۔

18 مارچ کو اسلام آباد میں ہونے والی ویڈیو کانفرنس کے شرکاء میں پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل کے سکالروں کے علاوہ دیگر دانشور، انسانی حقوق کے علمبردار اور سفارتکار شامل تھے۔ امام ہندی نے دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات کی وضاحت کی اور شرکاء سے اتفاق کیا کہ لوگوں میں اس بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی کوششیں تیز کی جانی چاہئیں کہ امن اور بقائے باہمی کی

لاہور میں سامعین ڈیجیٹل ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ امام یحییٰ ہندی کی گفتگو سن رہے ہیں۔

اقدار ہی اسلام کی اقدار ہیں۔ اسلام آباد میں کانفرنس کے شرکاء میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر محمد خالد مسعود اور نظریاتی کونسل سے ان کے ساتھی ڈاکٹر اے آر کمال، ڈاکٹر محسن مظفر نقوی اور ڈاکٹر ناصر زیدی شامل تھے۔

کراچی میں 17 مارچ کو ہونے والے مکالمے میں تمام فرقوں کے ممتاز مذہبی سکالروں اور امریکہ کے زیرانتظام تبادلے کے پروگرام کے طالب علموں نے حصہ لیا۔ مکالمے میں میزبان کا کردار ادا کرنے والا پینل، تنظیم المدارس کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن اور کراچی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالرشید پر مشتمل تھا۔

امام ہندی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا" مسلمان سکالر ہونے کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے نوجوانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں سچائی کا راستہ دکھائیں۔ ہمیں اپنے بھائیوں کی سوچ تبدیل کرنے کا عمل جاری رکھنا چاہیئے۔"

پشاور میں ہونے والے پروگرام میں امام ہندی کے ساتھ مکالمے میں سات علماء اور مذہبی سکالروں نے حصہ لیا۔ شرکاء نے خودکشی اور بے گناہ لوگوں پر حملوں کے خلاف قرآن مجید کی تعلیمات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے فقہ کونسل اور پاکستان اور بھارت میں علماء کی طرف سے جاری کئے جانے والے اسی طرح کے فتویٰ کی اہمیت واضح کی۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف تعلیمات کے بارے میں لوگوں میں زیادہ سے زیادہ شعور اجاگر کرنے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

لاہور میں ہونے والی ویڈیو کانفرنس میں علماء، مذہبی سکالروں، صحافیوں اور قانون کے طالب علموں نے شرکت کی۔ لاہور کا پینل، مدارس میں جدید تعلیم کے فروغ سے متعلق تنظیم ارقم فاؤنڈیشن کے بانی ڈاکٹر محمد امین اور جامعہ اشرفیہ کے ادارے ام القراء کے پرنسپل پروفیسر ایس ایم رفیع پر مشتمل تھا۔

امام ہندی نے لاہور کے حاضرین کو پیغام دیا کہ مذہبی انتہا پسندی اور اس نظریئے کے بارے میں کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہے، دین کی اندر اور مذاہب کے درمیان مکالمے کو فروغ دیا جائے۔

شمالی امریکہ کی فقہ کونسل نے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ جولائی 2007 میں جاری کیا تھا۔

پاک امریکہ اشتراک بدستور مستحکم رہے گا: نیگروپونٹے

امریکی نائب وزیرخارجہ جان ڈی نیگروپونٹے اور معاون وزیرخارجہ رچرڈ اے باؤچر نے 25 سے 27 مارچ کے دوران پاکستان کا دورہ کیا اور پاکستان میں جمہوری عمل کے ذریعہ تبدیلی کی حمایت اور پاکستان کے عوام کے ساتھ امریکہ کی وابستگی کے عزم کا اعادہ کیا۔

نائب و معاون وزرائے خارجہ نے جو پاک امریکہ تعلقات کے حوالے سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کے لئے باقاعدگی کے ساتھ پاکستان کا دورہ کرتے رہتے ہیں، اسلام آباد، پشاور اور کراچی کے دورے کے دوران سرکاری حکام، سیاسی جماعتوں کے قائدین، قبائلی عمائدین، سول سوسائٹی کے رہنماؤں اور کاروباری شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔

امریکی نائب وزیرخارجہ نے کہا کہ یہ دورہ میرے وقتاً فوقتاً ہونیوالے دوروں کا حصہ ہے، جس کے ذریعہ مجھے پاکستان کے حکام، سیاسی اور عسکری رہنماؤں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں سے ملاقاتوں کا موقع ملتا ہے۔ مجھے حال ہی میں کامیابی سے منعقد کرائے گئے انتخابات پر مبارکباد دینے اور آپ کے ملک کیلئے اپنی مضبوط دوستی اور حمایت کا اعادہ کرنے کا بھی موقع ملا۔

ڈپٹی سیکریٹری نے کہا کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم موقع ہے، جب پارلیمانی قیادت اپنی ذمہ داریاں سنبھال رہی ہے، قانون سازی کے لائحہ عمل کا تعین کررہی ہے اور نئی حکومت تشکیل پارہی ہے۔ پورے سیاسی منظر سے تعلق رکھنے والے قائدین اس عمل میں مل کر حصہ لے رہے ہیں۔

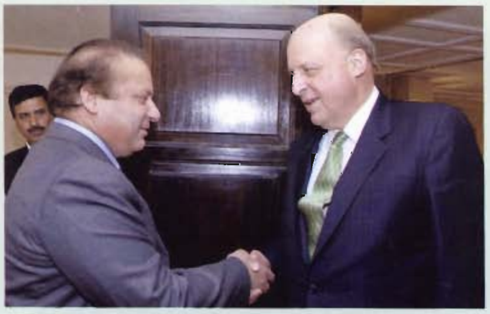

اسلام آباد میں قیام کے دوران اُنہوں نے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، صدر پرویز مشرف، سپیکر قومی اسمبلی فہمیدہ مرزا، پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد آصف علی زرداری، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف اور چیف آف آرمی سٹاف اشفاق پرویز کیانی سے ملاقاتیں کیں۔

اُنہوں نے کہا کہ ہم خیبر پولیٹیکل ایجنٹ سید امیر الدین شاہ، خیبر ایجنسی کے قبائلی زعماء 11 ویں کور کے کمانڈر جنرل مسعود اسلم اور گورنر سرحد اویس احمد غنی سے ملاقاتیں کیں۔ ہمارے وفد کو وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں کے لئے امریکی امداد کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ ہماری حکومتیں اِن فنڈز کو اشد ضروری سڑکوں اور اسکولوں کی تعمیر کے لئے کیسے استعمال کررہی ہیں۔ اس امداد کی مالیت 150 ملین ڈالر سالانہ ہے۔

نائب وزیر خارجہ نے کراچی کو متحرک ساحلی شہر قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ شہر عالمی معیشت میں ایک کلیدی تجارتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُنہوں نے کراچی کے ناظم سید مصطفیٰ کمال، گورنر سندھ عشرت العباد خان اور امریکن بزنس کونسل کے ارکان سے ملاقات کیں۔

نائب وزیر خارجہ نیگروپونٹے نے کہا کہ رواں ہفتہ کے دوران، بہت سے لوگوں نے ہم سے پاک امریکہ تعلقات کے مستقبل کے بارے میں سوال کیا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ پاک امریکہ اشتراکِ کار مضبوط رہے گا اور ہم اسے ایک ایسا مسلسل قریبی اور مفید اتحاد دیکھتے ہیں، جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہوگا۔ امریکہ، پاکستان کے تمام رہنماؤں کے ساتھ مل کر تشدد آمیز انتہا پسندی سے لڑائی سے لے کر تعلیمی بہتری اور اقتصادی مواقع سمیت تمام دوطرفہ امور پر کام کرنے کا عہد کررکھا ہے۔

نائب وزیر خارجہ نے اس ملک میں اور دنیا بھر میں ہونے والی تشدد آمیز انتہا پسندی سے نمٹنے کے لئے کثیرالجہت حکمت عملی اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کا کوئی واحد حل نہیں ہے۔

اُنہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم عسکریت پر مبنی انتہا پسندی کے مسئلہ اور درپیش دیگر مسائل کو ایک متفقہ طریقہ کار کے تحت حل کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ باہمی تعاون سے ہونا چاہیئے، یکطرفہ اقدامات کے ذریعہ نہیں۔ اور یہ کہ اگر ان مسائل کا پائیدار حل تلاش کرنا ہے تو یہ کام مل جل کر ہونا چاہیئے۔

جان نیگروپونٹے نے زور دے کر کہا کہ میرے تمام پاکستانی ساتھیوں نے ایک نکتہ کو ضرور اُٹھایا۔ اُن میں سے ہر ایک نے اس خواہش کا اعادہ کیا کہ پاکستان اور امریکہ کے مابین اچھے تعلقات ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنی جانب سے پاکستان کے ساتھ مضبوط دوستی اور تمام شعبوں میں بشمول اقتصادی، سلامتی، ترقی یا دیگر معاملات میں اچھے، دیرپا اشتراکِ کار کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس لئے میرے خیال میں پاک امریکہ تعلقات مستحکم کرنے کی خواہش موجود ہے۔

یوایس ایڈ کی جانب سے صحت کے منتظمین کیلئے تولیدی صحت کی تربیت

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) نے 4 مارچ 2008ء کوسندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے 25 ضلعی ہیلتھ مینجرز میں قائدانہ مہارتوں اور تولیدی صحت کے بارے میں لوگوں کی خدمات کے کورس کی اسناد تقسیم کیں۔

یوایس ایڈ کے شعبہ صحت کی سربراہ میری اسکیری نے کہا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ نوزائیدہ اور بچوں کی شرح زندگی میں گزشتہ دس برسوں کے دوران کوئی زیادہ تبدیلی نہیں آئی اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر پیدائش میں تین سے پانچ سال کا وقفہ کر دیا جائے تو نوزائیدہ اور بچوں کی شرح اموات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تربیت اِن ضلعی مینجرز کو اس قابل بنا دے گی کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں پیدائش میں وقفہ کے بارے میں نمایاں طور پر آواز بلند کر سکیں۔

اس کورس کے ذریعہ ہیلتھ مینجرز کو اپنے علاقوں میں آبادی کے محرکات کے اثرات اور تولیدی صحت کے مسائل کا جائزہ لینے کی تربیت دی گئی ہے۔ یہ افراد اب اپنے اپنے متعلقہ علاقوں میں صحت اور ترقی کے درپیش مسائل سے نمٹنے کیلئے بہتر طور پر تیار ہیں۔

آٹھ روزہ تربیتی ورکشاپ یوایس ایڈ کے زندگی اور صحت کو بہتر بنانے کے پنج سالہ منصوبہ (FALAH) کا حصہ ہے، جس کی مالیت 60 ملین ڈالر ہے۔ FALAH کے منصوبہ پر پاکستان کے 20 اضلاع میں عمل درآمد کیا جا رہا ہے اور اس کے تحت مانع حمل ادویات اور بچوں کی پیدائش میں وقفہ کے طریقوں تک رسائی کو بڑھایا جا رہا ہے تاکہ پاکستان میں ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی بلند شرح اموات کو کم کرنے میں مدد دی جا سکے۔

اِس منصوبہ کے لئے اعانت حکومتِ امریکہ کی جانب سے پاکستان کو پانچ برسوں کے دوران دی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد کا حصہ ہے جس سے اقتصادی نمو، تعلیم، صحت عامہ اور حکمرانی کو بہتر بنایا جائے گا اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیرِ نو کے کاموں میں مدد دی جائے گی۔

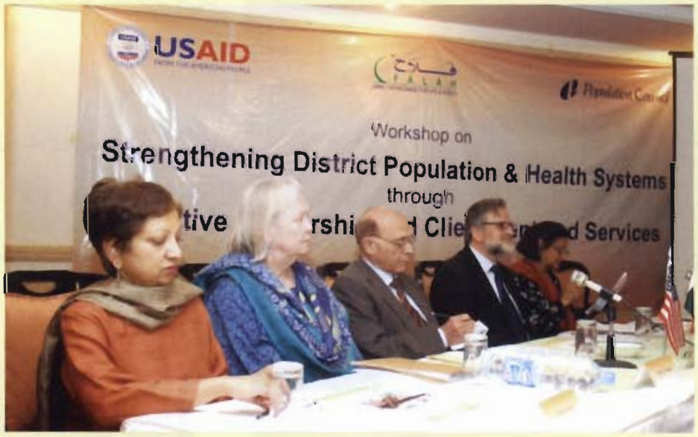

یوایس ایڈ کی ڈائریکٹر ہیلتھ میری اسکیری محکمہ صحت کے ضلعی حکام کے ساتھ۔ (بائیں سے) ڈاکٹر زیا ستار، کنٹری ڈائریکٹر، پاپولیشن کونسل پاکستان، میری اسکیری، ڈائریکٹر ہیلتھ یوایس ایڈ، پروفیسر ڈاکٹر اے جے خان، وزیر بہبود آبادی، جان ٹاؤن سینڈ، ڈائریکٹر تولیدی صحت، پاپولیشن کونسل، نیویارک اور شاہد اظفر، چیف آف پارٹی، فیملی ایڈوانسمینٹ فار لائف اینڈ ہیلتھ (فلاح) تربیتی ورکشاپ میں شریک ہیں۔

مقامی کاروبار کے لئے نئے منصوبہ کا آغاز

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے اقتصادی وتجارتی امور ایمی ہولمین نے زور دے کر کہا ہے کہ پاکستان اور امریکہ پائیدار اور متوازن اقتصادی تعلقات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے 13 فروری 2008ء کو لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔

امریکی سفارتکار نے طلبہ وطالبات اور اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے پاس سنانے کیلئے 1999ء سے اقتصادی نمو اور ترقی کی متاثر کن کہانی ہے ۔انہوں نے کہا کہ اقتصادی ترقی پاکستان کو مستقبل میں ایک پرامن اور جمہوری ریاست بننے میں مددگار ثابت ہوگی۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ 2007ء میں 913 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کے ساتھ امریکہ پاکستان میں سب سے بڑا غیر ملکی سرمایہ کار رہا اور امریکہ پاکستان کیلئے بدستور سب سے بڑی برآمدی منڈی ہے۔ 07-2006ء کے مالی سال کے دوران ملک کی کل برآمدات 17.08 ارب ڈالر کا 28.4 فیصد حصہ امریکہ کو بھیجا گیا۔

LUMS کے سلیمان داؤد اسکول آف بزنس کے ڈین شوکت علی براہ امریکی سفارتخانہ کی اقتصادی امور کی قونصلر ایمی ہولمین اور لاہور میں امریکی قونصل خانہ کی قائم مقام افسر برائے امور عامہ میگن ایلس کا اپنے دفتر میں خیر مقدم کر رہے ہیں۔

ایمی ہولمین نے کہا کہ حکومت امریکہ نے سرحدی علاقوں میں پاکستان کے 10 سالہ منصوبہ میں اعانت کیلئے پانچ برسوں کے دوران 750 ملین ڈالر کی امداد دینے کا عہد کیا ہے۔ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں صحت عامہ، تعلیم اور اقتصادی ترقی کی ہماری مشترکہ کوششیں جنوبی ایشیا میں استحکام کے فروغ میں معاون ثابت ہوں گی۔

محترمہ ہولمین نے کہا کہ اس سے مقامی تاجروں اور کاروباری حضرات کو نجی شعبہ اور حکومت امریکہ کے ساتھ ممکنہ اشتراک کار سے رابطے بڑھانے کے مواقع میسر آئیں گے۔انہوں نے بزنس ایڈمنسٹریشن کے طالبعلموں کو کہا کہ وہ EESR کی ویب سائٹ (www.state.gov/e/eeb/tpp/eesr) ملاحظہ کریں اور اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔

امریکی سفارتخانہ کی اقتصادی امور کی قونصلر ایمی ہولمین لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز میں طالب علموں سے پاک امریکہ اقتصادی تعلقات کے موضوع پر خطاب کر رہی ہیں۔

زندگی اور تہذیب پر مہذب معاشرہ کے اثرات

تحریر: ثمینہ امتیاز

علم و ہنر پر مبنی کسی بھی معاشرے کی ایک اہم خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہاں ریسرچ کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے اور ریاست کے نمائندوں، دانشوروں اور شہری آزادیوں کے حامیوں کے درمیان گفت و شنید ہوتی رہتی ہے۔ سیمینار، کانفرنسیں، تربیتی ورکشاپس اور مطالعاتی دورے بھی حصول علم کے اس عمل کا لازمی حصہ ہیں۔ مجھے بھی اس طرح کا ایک موقع ملا، جب میں نے 26 نومبر سے 14 دسمبر 2007 تک ''انسانی حقوق کے بارے میں شعور و آگہی'' کے موضوع پر تین ہفتے کے انٹرنیشنل وزٹرز لیڈرشپ پروگرام میں حصہ لیا۔

اس پروگرام کا انتظام امریکی محکمہ خارجہ نے کیا تھا۔ اس کی تفصیلات اس طرح ترتیب دی گئی تھیں کہ ہم لوگ امریکی معاشرے کے مختلف طبقوں اور امریکی حکومت کے نمائندوں سے ملاقاتیں کر سکیں۔ سرکاری عہدیداروں، دانشوروں، میڈیا اور سول سوسائٹی کے اداروں اور رضاکاروں سے ملاقاتوں سے ہمیں امریکی زندگی اور امریکی معاشرت کے گوناں گوں پہلوؤں کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔

اس طرح ایک طرف جہاں ہمیں امریکی سماج کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں، وہیں دوسری طرف ہمیں یہ موقع بھی ملا کہ ہم امریکیوں کو پاکستان کے بارے میں بتائیں، جو پاکستان کے بارے میں جاننے کی گہری خواہش رکھتے ہیں اور معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کس طرف جا رہا ہے۔

ان ملاقاتوں سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ امریکہ کا سیاسی اور سماجی منظرنامہ کتنا متنوع ہے اور امریکی حکومت اور عوام کی سوچ کیا ہے۔

راقم الحروف مونٹگومری میں سول رائٹس میموریل سینٹر میں۔

ہمارے گروپ کے لوگوں میں پاکستان کے علاوہ ہندوستان، نیپال، سری لنکا اور افغانستان کی سول سوسائٹی کے نمائندے شامل تھے۔ گروپ کے لوگوں نے امریکیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ جنوبی ایشیا اور جنوب مغربی ایشیا غربت، جہالت، انتہا پسندی اور معاشی عدم استحکام کے بے پناہ مسائل کا شکار ہے اور علاقے کی سلامتی، استحکام اور خوشحالی کے لئے ان مسائل پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس پروگرام کے دوران ہمیں امریکی پالیسیوں اور طرز حکمرانی کا جائزہ لینے کا بھی موقع ملا۔ ہم نے ان پالیسیوں کا اپنے ملکوں کی پالیسیوں سے موازنہ کیا، جس سے ہمیں امریکی پالیسوں اور طرز حکمرانی کا تجزیہ کرنے اور سمجھنے میں بہت مدد ملی۔

واشنگٹن میں محکمہ خارجہ اور محکمہ دفاع کے حکام اور مختلف یونیورسٹیوں کے ماہرین تعلیم اور دانشوروں اور انسانی اور شہری حقوق کی غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں سے ملاقاتوں سے امریکی طرز حکومت کے بارے میں ہمارے اندر سمجھ بوجھ پیدا ہوئی۔ مجھے یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ امریکہ میں ہر ریاست کو وسیع اختیارات اور خودمختاری حاصل ہے۔ ہر ریاست کا اپنا آئین ہے۔ ہر ریاست اپنے لوگوں کی ضروریات کے مطابق تعلیم، صحت اور رہائش وغیرہ کے بارے میں اپنے قوانین اور پالیسیاں بناتی ہے اور ضرورت کے مطابق ٹیکس نافذ کرتی ہے۔

ثمینہ امتیاز پیس ایجوکیشن اینڈ ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن PEAD کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے 26 نومبر سے 14 دسمبر 2007ء تک انٹرنیشنل وزیٹر لیڈرشپ پروگرام کے تحت انسانی حقوق کے بارے میں شعور و آگہی کے ایک پروگرام میں شرکت کی، جس کا مقصد پاکستانی اور امریکی ماہرین اور اداروں کے درمیان پیشہ ورانہ تعلقات کو مستحکم بنانا ہے۔

ثمینہ امتیاز کے گروپ میں پاکستان ، بھارت، نیپال، سری لنکا اور افغانستان کی سول سوسائٹیوں کے نمائندے شامل تھے۔ وہ الاباما میں ٹالاڈیگا کالج میں کھڑے ہیں۔

ہمارے لئے یہ جاننا بھی دلچسپی سے خالی نہ تھا کہ امریکہ میں میڈیا آزادی سے کام کرتا ہے اور اسے وزارت اطلاعات جیسے ادارے کنٹرول نہیں کرتے۔ امریکہ میں میڈیا نجی ملکیت میں ہے اور اسے اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے اپنے سامعین کے لئے بہترین مواد پیش کرنا پڑتا ہے۔

ایک بڑی اہم چیز، جس کا مجھے علم ہوا، وہ امریکہ کی سول سوسائٹی ہے، جو ''نہایت متحرک اور مضبوط'' ہے۔ مختلف مقاصد کے لئے کام کرنے والی تنظیمیں نہ صرف رائے عامہ کو متاثر کرتی ہیں بلکہ پالیسی سازی پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔

ہمارے گروپ کے لوگوں نے یہ متفقہ رائے قائم کی کہ انسانی حقوق اور ماحول وغیرہ کے بارے میں غیر سرکاری تنظیموں کی شکل میں چھوٹے چھوٹے پریشر گروپ اور صحافی، پالیسیوں کی تشکیل میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس طرح کی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے۔

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر سینٹر فار نان وائیلنٹ سوشل چینج، نیشنل پارک سروس وزیٹر سینٹر، اٹلانٹا اور سدرن پاورٹی لا سینٹر اینڈ دی سول رائٹس میموریل سنٹر، منٹگمری کے دورے بڑے یادگار دورے ثابت ہوئے اور ان سے ہمارے اس تصور کو تقویت ملی کہ سول سوسائٹی نے امریکی معاشرت اور ثقافت پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے اور یہ کہ حقوق کی تحریک 1960 کے عشرے کے وسط سے اب تک امریکہ میں ایک طویل سفر طے کر چکی ہے۔ مارٹن لوتھر نے سیاہ فاموں کے حقوق کے لئے کامیابی سے یہ تحریک چلائی تھی۔

ڈاکٹر کنگ نے عدم تشدد پر مبنی تحریک کی قیادت کرتے ہوئے کروڑوں لوگوں کو حوصلہ دیا، جنھوں نے پولیس تشدد، گرفتاریوں، ایذا رسانی، مقدمات اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور بلآخر نسلی امتیاز اور طبقاتی جبر و استبداد کا خاتمہ کیا۔ ایک اور یادگار اور حوصلہ پیدا کرنے والا تجربہ سول رائٹس میموریل سینٹر کا دورہ تھا۔ اس سینٹر میں آنے والے لوگ 20× 40فٹ کی ایک دیوار پر اپنے نام تحریر کرتے ہوئے تعصب، نفرت اور ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اس دیوار کو ''دیوار رواداری'' کہا جاتا ہے۔ میں نے بھی اس دیوار پر اپنا نام تحریر کر کے اس عزم کا اظہار کیا کہ انصاف، مساوات اور انسانی حقوق کی سربلندی کے لئے کام کرتی رہوں گی۔

ہمیں انٹرنیشنل وزٹرز لیڈرشپ پروگرام سے بیش بہا تجربات حاصل ہوئے اور میں سمجھتی ہوں کہ جو لوگ اس طرح کے پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں، وہ ایسے نظریات اور خیالات کے ساتھ واپس آتے ہیں، جو اُن کے معاشروں میں تبدیلی لانے کا سبب بن سکتے ہیں۔

میں بھی ایک خواب لے کر واپس آئی ہوں، اٹلانٹا میں مارٹن لوتھر کنگ جونیئر نیشنل ہسٹارک سائیٹ کا دورہ کرتے وقت میں سوچ رہی تھی کہ ہم بحیثیت قوم اتنے مفلس کیوں ہیں؟ ہم عقیدے، زبان اور علاقوں کی بنیاد پر اتنے بٹے ہوئے کیوں ہیں؟ اس میموریل کے دورے سے میرے اندر ایسے جذبات پیدا ہوئے، جنھیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

امریکی کلچرل اتاشی کونسٹینس کولڈنگ جونز بھوربن میں مری کے سٹی ناظم سردار محمد سلیم خان کو ایک کتاب پیش کررہی ہیں۔

امریکی کلچرل اتاشی کا دورۂ مری

امریکی سفارتخانہ کی کلچرل اتاشی کونسٹینس کولڈنگ جونز نے مری میں لارنس کالج کا دورہ کیا اور سینئر طالب علموں سے امریکی خاندانوں کے موضوع پر گفتگو کی۔ یہ بات امریکی سفارتخانہ کے 13 مارچ 2008ء کو جاری ہونے والے ایک اعلامیہ میں بتائی گئی ہے۔

امریکی سفارتکار نے امریکہ میں اسکول اور گھروں کی مخصوص سرگرمیوں کو اُجاگر کیا اور امریکی جامعات کے بارے میں سوالوں کے جواب دیئے۔ کالج کے پرنسپل ریٹائرڈ ائیر کموڈور فاروق ایچ کیانی نے کونسٹینس جونز کو اپنے ادارہ کی ڈیڑھ سو سال پر محیط تاریخ اور کامیابیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔

کالج کے کیمپس میں واقع 1850ء کے عیسائی گرجا کے دورہ کے دوران، جس کی حال ہی میں تزئین و آرائش کی گئی ہے، کونسٹینس جونز نے لارنس کالج کی جانب سے بین المذاہب مکالمہ اور مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کی کوششوں کو سراہا۔

بعدازاں، امریکی کلچرل اتاشی نے چنار آرمی پبلک اسکول کا دورہ کیا۔ اُنہوں نے اساتذہ اور طالبعلموں سے ملاقات کی جنہوں نے اسکول میں 2003ء میں امریکی سفارتخانہ کی جانب سے قائم کئے گئے امریکن ڈسکوری سینٹر کی تعریف کی۔ امریکن ڈسکوری سینٹر کتابیں، کمپیوٹر اور ملٹی میڈیا تعلیمی مواد پر مشتمل ہے۔

امریکی سفارتکار نے تحصیل ناظم سردار محمد سلیم خان سے بھی ملاقات کی جنہوں نے اُنہیں علاقہ میں گزشتہ چند برسوں کے دوران ہونے والی ترقی کے ماحول پر مرتب ہونے والے اثرات کے حوالے سے آگاہ کیا۔ اُنہوں نے اقبال پبلک لائبریری کا بھی دورہ کیا جو 1932ء میں قائم کی گئی تھی۔ انہوں نے لائبریری کی کتب کے ذخیرہ میں اضافہ اور لائبریری کے عملہ کو تربیت فراہم کرنے کے بارے میں بات چیت کی۔

امریکی کلچرل اتاشی کونسٹینس کولڈنگ جونز چنار آرمی پبلک اسکول میں قائم امریکن ڈسکوری سینٹر میں طالبعلموں سے محو گفتگو ہیں۔

سفیر این پیٹرسن اور گورنر اویس غنی نے 20 ملین ڈالر مالیت کے صحت عامہ کے منصوبوں کا جائزہ لیا

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اور صوبہ سرحد کے گورنر اویس احمد غنی نے 12 مارچ 2008ء کو فاٹا اور پاکستان بھر میں یو ایس ایڈ کے زیر انتظام اعانت بشمول صحت کے شعبہ میں 20 ملین ڈالر مالیت کے منصوبوں کا جائزہ لیا۔

سفیر پیٹرسن نے گورنر ہاؤس میں ملاقات کے دوران کہا کہ " صحت مند افراد معاشی اور سماجی ترقی کے لئے شرط اول ہوتے ہیں، حکومتِ امریکہ اور امریکی عوام سمجھتے ہیں کہ صحت مند پاکستانی مائیں ، بچے اور خاندان ایک مضبوط اور زیادہ مفید پاکستان کیلئے ضروری ہیں۔ "

امریکی سفیر اور گورنر سرحد نے ملاقات کے دوران حکومتِ امریکہ کی جانب سے فاٹا میں ماؤں اور بچوں کی صحت کی دیکھ بھال ،طبی مراکز کی تزئین و آرائش صحت کے کارکنوں کی تربیت، پینے کے صاف پانی تک رسائی اور ایچ آئی وی/ایڈز جیسے متعدی امراض کے پھیلاؤ کی روک تھام کیلئے فراہم کی جانے والی 20 ملین ڈالر سے زیادہ کی امداد پر بھی غور کیا۔

گورنر سرحد اویس احمد غنی اور سفیر این ڈبلیو پیٹرسن گورنر ہاؤس پشاور میں فاٹا کی ترقی کے لئے مفاہمت کی یادداشت پر دستخطوں کی تقریب میں شریک ہیں۔

پاکستان میں بہتر صحت عامہ کے لئے اعانت حکومتِ امریکہ کی جانب سے پاکستان کو آئندہ پانچ برسوں کے دوران دی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر مالیت کی امداد کا حصہ ہے، جس کے تحت اقتصادی ترقی ،تعلیم ،صحت عامہ اور حکمرانی کو بہتر بنانے اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے کاموں میں اعانت کی جائے گی۔

صوبائی دارالحکومت میں قیام کے دوران ، امریکی سفیر نے شاہ خاص میں لیوی کے تربیتی مرکز کا بھی دورہ کیا اور فاٹا سیکریٹریٹ کے لئے سلامتی کے سیکریٹری اور خیبر ایجنسی کے پولیٹیکل ایجنٹ سے ملاقات کے دوران اس بات کا اعادہ کیا کہ " حکومتِ امریکہ نے دہشت گردی سے نمٹنے اور قبائلی علاقوں میں امن وامان کی صورت حال برقرار رکھنے کے لئے مقامی انتظامیہ کی صلاحیتوں کو مستحکم کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ " حکومتِ امریکہ نے لیوی کے اہلکاروں کے اس تربیتی مرکز کی تعمیر اور تربیتی آلات سے لیس کرنے کے لئے 5.71 ملین ڈالر دینے کا عہد کر رکھا ہے۔

سفیر این ڈبلیو پیٹرسن خیبر ایجنسی میں لیوی ٹریننگ سینٹر کے دورہ کے دوران فاٹا کے امن وامان کے سیکریٹری غلام قادر سے باتیں کر رہی ہیں۔تصویر میں امریکی سفارتخانہ کے نارکوٹکس افیئر زسیکشن کے رابرٹ ٹریسٹر اور پشاور میں امریکی قونصل خانہ کی پرنسپل آفیسر لین ٹریسی بھی نمایاں ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کے زیرانتظام

امریکی تاریخ

امریکی قونصل خانہ پشاور کے شعبہ امور عامہ کے افسر اسٹیو ولیبور جنگ اور 11 ستمبر کے بعد امریکہ کے بارے میں خطاب کر رہے ہیں۔

کالج اور یونیورسٹی کے طالب علموں کیلئے امریکی تاریخ کے بارے میں پانچ روزہ کورس جس میں انہیں امریکیوں کے متعلق جاننے اور سمجھنے کا موقع ملا، 10 مارچ 2008ء کو نیشنل لائبریری میں اختتام پذیر ہوگیا۔ اس کورس میں، جس کا اہتمام امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ نے کیا تھا، لگ بھگ 600 طالبعلموں نے شرکت کی۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے امورعامہ کے ویب میفیلڈ نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ "تجربات، اثرات اور اُن اقدار کا جاننا ضروری ہے، جن کے سبب امریکہ آج اِس مقام پر ہے، تاکہ اُن عوامل کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے جو دنیا میں ہمارے ملک کی سرگرمیوں کی صورت گری کرتے ہیں۔"

امریکی سفارتخانہ کے سیاسی امور کے افسر ٹیری اسٹیئرز گونزالیز امریکی انتخابی عمل اور صدارتی انتخابات کے بارے میں اظہار خیال کرر ہے ہیں۔ انہوں نے دستور سازی اور امریکہ میں جمہوریت کے ارتقاء کے بارے میں بھی گفتگو کی۔

کورس کی مختلف نشستوں میں لیکچر دینے والوں میں قائداعظم یونیورسٹی کے امریکن اسٹڈی سینٹر کی ڈاکٹر رُخسانہ قمر، یوایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کی ڈائریکٹر ڈاکٹر گریس کلارک، قائداعظم یونیورسٹی کے ڈاکٹر نعمان عمر ستار اور امریکی سفارتخانہ کے اسٹیسی نکولس، ٹیری اسٹیئرز گونزالیز، ڈیبرا ایل کیمپ بیل، کلیفورڈ وارڈ لا اور اسٹیو ولیبورز شامل تھے۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ "ہماری قوم اپنی مقبول ثقافت، فیشن، موسیقی، ٹیلی ویژن، فلمیں، اختراعات کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے، لیکن ان تمام امور کی جڑیں ہماری خود بینی کی جاری کوششوں کی غمازی کرتی ہیں۔ یہ سمجھنے کیلئے کہ آج امریکی کون ہیں، ہماری سرگرمیوں کے سیاق وسباق کو سمجھنا ضروری ہے، جو سماجی، سیاسی، معاشی اور تہذیبی ورثہ پر مشتمل امریکی تجربات پر مبنی ہے اور جس سے ہماری شناخت مزین ہوتی ہے۔

امریکی سفارتخانہ کی سیاسی امور کی نائب قونصلر اسٹیسی نکولس امریکی وفاقیت اور امریکہ میں سیاسی جماعتوں کے نظام کے ارتقاء کے بارے میں اظہار خیال کرر ہی ہیں۔

امریکی تاریخ کے کورسز پاکستان میں امریکی سفارتخانہ کے پروگراموں کا ایک سالانہ مستقل سلسلہ ہے، جو گزشتہ کئی برسوں سے امریکی سفارتخانہ میں یا تینوں قونصل خانوں میں سے کسی ایک میں منعقد کیا جاتا ہے۔

کے کورس کا انعقاد

کورس میں جن موضوعات کا احاطہ کیا گیا اُن میں امریکی تاریخ کا ایک طائرانہ جائزہ، نوآبادیاتی تجربہ، امریکی انقلاب، آئین سازی اور جمہوریت کا ارتقاء، امریکی وفاقیت، سیاسی جماعتوں کے نظام کا ارتقاء، امریکی انتخابی عمل اور صدارتی انتخابات، غلامی، طبقاتی تقسیم اور خانہ جنگی، تعمیرنو: خانہ جنگی کے بعد کا امریکہ، سمندر پار توسیع، صنعتی عمل، مغربی جانب توسیع، امریکہ حالتِ جنگ میں اور سرد جنگ اور 11 ستمبر کے بعد کا دور شامل تھے۔

امریکی تاریخ کے کورس میں علامہ اقبال یونیورسٹی، ایئر یونیورسٹی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، کامسیٹس انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، فیڈرل اردو یونیورسٹی، فاطمہ جناح یونیورسٹی برائے خواتین، گورنمنٹ کالج ڈگر، گورنمنٹ ڈگری کالج، آئی سی اے پی۔ اسلام آباد کالج فار گرلز، آئی ای ای ای، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، جامشورو یونیورسٹی، ماجو موڈل، نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی، نمل، پشاور یونیورسٹی، پی آئی ای ایس، پوسٹ گریجویٹ کالج، پنجاب یونیورسٹی، پنجاب کالج، پنجاب کالج آف کامرس، قائداعظم یونیورسٹی، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، ورچوئل یونیورسٹی، ایف جی کالج برائے خواتین اور گورنمنٹ کالج اصغر مال کے طالبعلموں نے شرکت کی۔

امریکن سٹیزن سروس کی افسر ڈیبورا کیمپ بیل غلامی، طبقاتی نظام اور امریکی خانہ جنگی کے بارے میں لیکچر دے رہی ہیں۔

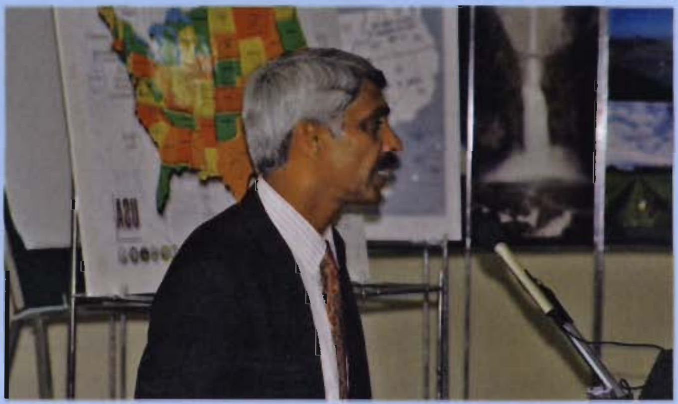
قائداعظم یونیورسٹی کے امریکن اسٹڈیز سینٹر کے ڈاکٹر نعمان عمر ستار مغرب کی جانب توسیع کے موضوع پر پریزینٹیشن دے رہے ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کے شعبہ انسداد منشیات میں ریذیڈنٹ لیگل ایڈوائزر کلیفورڈ وارڈلا "امریکہ حالت جنگ میں" کے موضوع پر خطاب کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہسپانوی امریکی لڑائی اور پہلی و دوسری جنگ عظیم کے بارے میں بھی اظہار خیال کیا۔

امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ کی قونصلر کے ویب میفیلڈ تعمیر نو اور خانہ جنگی کے بعد امریکہ کے موضوع پر پریزینٹیشن کے بعد طالبعلموں کے سوالوں کے جواب دے رہی ہیں۔

امریکی تاریخ کے کورس کے بارے میں طالبعلم کیا کہتے ہیں....

* امریکی تاریخ کے بارے میں یہ نہایت عمدہ اور معلوماتی سیمینار تھا۔ شاندار لیکچرز اور دستاویزی فلموں سے طلبا کو امریکی تاریخ کا جائزہ لینے میں مدد ملی۔

قمر عباس چیمہ، قائداعظم یونیورسٹی

* امریکی تاریخ کے اس کورس میں حصہ لینا میرے لئے اعزاز کی بات تھی۔ یہ معلومات کے تبادلے کا انتہائی جذباتی اجتماع تھا، جس سے پاکستانی طلبا کو نہ صرف ایک بڑی طاقت کی تاریخ کے بارے میں جاننے کا موقع ملا بلکہ انہیں بحث و مباحثے کا ایک پلیٹ فارم بھی میسر آیا۔

صبا سہیل، اسلام آباد کالج برائے خواتین

* تاریخ کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے یہ میرے لئے امریکی تاریخ کے بارے میں علم حاصل کرنے کا ایک پرکشش موقع تھا۔ یہ امریکی تاریخ کی خوبیوں اور خامیوں، ثقافت، جغرافیہ، معیشت، سیاست، خانہ جنگی، آئین، سیاسی جماعتوں وغیرہ پر مشتمل ایک انتہائی معلوماتی کورس تھا۔

ضیغم سرفراز، قائداعظم یونیورسٹی

* مجھے امریکی تاریخ کے اس کورس کے ذریعے خاصی معلومات حاصل ہوئیں۔ میں ایسا بے مثال اور معلوماتی پروگرام ترتیب دینے پر امریکی سفارتخانے کا شکر گزار ہوں۔

وہین احمد میمن، کیبینٹ ڈویژن

* اس کورس میں شرکت سے پہلے میرے ذہن میں کئی شکوک و شبہات تھے، جو سب دور ہو گئے۔ دیہی علاقوں میں بھی ایسے کورسوں کا اہتمام کیا جانا چاہیئے تاکہ امریکہ کے بارے میں لوگوں کے منفی خیالات ختم ہو سکیں۔

کاشف فیاض عباسی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

* اس کورس سے مجھے امریکی معاشرے، ثقافت اور ادب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس سے ان تمام طلبا کو خاصی مدد ملی جو امریکی تاریخ کے بارے میں جاننا چاہتے تھے۔

سارہ بخاری، اسلام آباد کالج برائے خواتین